© rasailojaraid.com

تنقید و تبصرہ

معاشرتی و علمی تاریخ

(اسلامی ہند پاکستان ۷۱۲ء - ۱۷۰۷ء)

از ڈاکٹر سید معین الحق - ناشر سلمان اکیڈمی - ۳۰ نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی - کراچی ۵ - ضخامت ۴۶۴ صفحات - قیمت ۶ روپے پچھتر پیسے -

ڈاکٹر سید معین الحق ایک مانے ہوئے مورخ ہیں، اور تاریخ ہند پاکستان ان کا خاص موضوع ہے۔ زیر نظر کتاب میں موصوف نے ہند پاکستان میں اسلام کے ورود سے لے کر عالمگیر کی وفات تک کے دور کی معاشرتی و علمی تاریخ مرتب کی ہے۔ کتاب میں تاریخی حالات محض ضمناً آئے ہیں۔ اس کا بیشتر حصہ علماء صوفیاء ادباء کے حالات اور اس طویل زمانے کی معاشرتی و علمی ثقافتی سرگرمیوں پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کے متعلق بڑی مفید اور تفصیلی معلومات دی ہیں۔

عجیب بات ہے فاضل مصنف نے ہند پاکستان میں اسلام کے ورود کو صرف محمد بن قاسم کے حملے تک محدود رکھا ہے۔ حالانکہ برصغیر میں اسلام ایک اور راستے سے بھی پہنچا، اور گو اسلام کا یہ آنا فوجی فتوحات کی شکل میں نہ تھا۔ لیکن ہندو ذہن و فکر پر اس کے اثرات کہیں زیادہ دور رس اور گہرے پڑے۔ چنانچہ انہی کی وجہ سے ہندوؤں میں مذہبی بیداری کا آغاز ہوا۔ اور ان کے ہاں مذہبی اصلاحی تحریکوں کو نشوونما پانے کا موقع ملا، کم و بیش اسی زمانے میں جب مسلمان اطراف سندھ میں داخل ہو رہے تھے، اسلام جنوبی ہندوستان میں مسلمان تاجروں کے ذریعہ پہنچا، اور ہندو مذہب اور ہندو معاشرے پر اس کا غیر معمولی اثر پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلام کے اس طرح ہندوستان میں آنے کو شاید اس لئے زیادہ قابل توجہ نہیں سمجھا کہ وہ بقول علامہ اقبال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی اصطلاح کے مطابق قوم کی "شانِ جلالی" کے زیادہ قائل نظر آتے ہیں اور "شانِ جمالی" کے کم۔

ڈاکٹر صاحب نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ "ہندوپاکستان میں سیاسی اور فوجی رہنماؤں نے اشاعت اسلام میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی ...." لیکن یہ بات صرف ان کے لیے مخصوص نہیں، بلکہ اس سے بہت پہلے اموی فرمانرواؤں کی بھی یہی پالیسی تھی، بلکہ اکثر صورتوں میں ان کے صوبے دار اور حکام ہندوپاکستان کے سیاسی رہنماؤں کی طرح غیر مسلمانوں کا دائرہ اسلام میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ برصغیر کی طرح مشرقِ وسطیٰ میں بھی اسلام سیاست کے واسطے کے بجائے دوسرے واسطوں سے پھیلا۔ اور سچے مذہب کی یہی خوبی ہوتی ہے۔

اسلام کی نشر و اشاعت میں صوفیاء، علماء اور ادباء کا جو حصہ ہے، ڈاکٹر صاحب نے اس کی بڑی صحیح نشان دہی فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں:- "..... تبلیغ کا کام تقریباً صوفیاء ہی کے ذمے ہوگیا۔ برصغیر میں اسلامی معاشرہ کی تشکیل اور تعمیر میں بہت بڑا حصہ صوفیاء کا ہے۔ صوفیاء کے بعد علماء اور ادباء آتے ہیں۔ علماء میں تو بعض نے درس و تدریس کے علاوہ تبلیغی خدمات بھی انجام دیں، لیکن معاشرہ پر ادباء کا اثر صرف ان کی تصانیف کے ذریعہ ہوا۔"

برصغیر کی اسلامی تاریخ میں اکبر اور عالمگیر دو بڑے اور متنازع فیہ کردار رہے ہیں۔ اس کتاب میں ہر دو پر بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بجا طور پر اکبر کی سخت مذمت کی ہے، اور اس پر وہ سب الزامات ثابت کئے ہیں، جن کا بدایونی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ جہاں تک عالمگیر کا تعلق ہے اس کے مخالفوں نے اس پر جو الزامات لگائے ہیں، ان سب کا جواب ہے۔

اکبر کے ذکر میں ڈاکٹر صاحب مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم پر بھی برسے ہیں، اور ان کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ایک سنجیدہ و علمی کتاب میں اور ایک ایسے فاضل و لائق مصنف کے قلم سے ان کی توقع نہیں ہونی چاہیے۔ مولانا آزاد نے تذکرہ میں مخدوم الملک اور عبدالنبی کا ذکر "علمائے سوء" کے طور پر کیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں :- "...... گروہ علماء پر یہ کڑی تنقید ایک ایسے مولانا کے قلم سے اچھی نہیں معلوم ہوتی، جو خود اپنی لیڈری قائم رکھنے کی خاطر برسوں غیر مسلموں کی قیادت میں ان ہی کی ہم نوائی کرتے رہے ہوں اور آخر عمر میں لاکھوں مسلمانوں کی آبروریزی اور قتل کا

© rasailojaraid.com